روزنامہ

C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 8/اگست 2006ء 12رجب 1427 ہجری 8 ظہور 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 176

فتح کا شکرانہ

رسول اللہ ؐ کی چچا زاد بہن حضرت ام ہانی ؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ فتح مکہ کے دن میرے گھر تشریف لائے۔ غسل فرمایا پھر آٹھ رکعات نماز ادا کی۔ میں نہیں کہہ سکتی کہ آپ کا قیام طویل تھا یا رکوع یا سجدے۔ قریباً سب برابر تھے۔

(صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب استحباب صلوٰۃ الضحیٰ حدیث نمبر:1178)

جلسہ سالانہ برطانیہ کے بخیرو خوبی اختتام پر شکرگزاری کے بارے میں زریں نصائح

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننے کا نسخہ شکرگزاری ہے

شکر گزاری کا بہترین طریق اللہ کے احکامات پر عمل کرنا ہے اور اس کا معراج عبادت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 4-اگست 2006ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے بخیر وخوبی اختتام پذیر ہونے پر شکرگزاری کے بارے میں زریں ہدایات سے نوازا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے مزید فضلوں کا وارث بننے کا نسخہ شکرگزاری ہے۔ شکرگزاری کا بہترین طریق اللہ تعالیٰ کے احکامات اور تعلیمات پر عمل کرنا ہے اور اس کا معراج عبادت الٰہی ہے ایم ٹی اے کے ذریعہ تمام دنیا میں یہ خطبہ براہ راست ٹیلی کاسٹ ہوا جس کا رواں ترجمہ بھی مختلف زبانوں میں نشر کیا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ کی آیات نمبر 152 اور 153 کی تلاوت فرمائیں جن کا ترجمہ یہ ہے جیسا کہ ہم نے تمہارے اندر تم ہی میں سے رسول بھیجا ہے جو تم پر ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب اور (اسکی) حکمت سکھاتا ہے اور تمہیں ان باتوں کی تعلیم دیتا ہے جن کا تمہیں پہلے کچھ علم نہ تھا۔ پس میرا ذکر کیا کرو۔ میں بھی تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔

حضور انور نے فرمایا جلسہ سالانہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ آج کا خطبہ شکر کے مضمون پر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی انعامات اور افضال ہر لمحہ اور ہر قدم پر جماعت احمدیہ پر ہو رہے ہیں جن کا شمار ممکن نہیں۔ اس کی تائید ونصرت کے جو نظارے نظر آ رہے ہیں ان کا کچھ ذکر جلسہ سالانہ کی تقریر میں کر دیا تھا۔ آج صرف ان باتوں کیلئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کیلئے کھڑا ہوا ہوں جن کا تعلق اللہ تعالیٰ کے شکر کے ساتھ ساتھ بندوں کے شکر ادا کرنے سے ہے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے من لا یشکر الناس لا یشکر اللّٰہ یعنی جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ جس علاقہ میں جلسہ منعقد ہوا اس علاقہ کے لوگوں اور لوکل کونسل کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، باوجودیکہ یہ لوگ مخالفین کے غلط پروپیگنڈہ کی وجہ سے خوفزدہ تھے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کی حالت بدلی اور ان کے شبہات دور ہو گئے اور پھر ان لوگوں نے جلسہ کے ماحول کو دیکھ کر برملا اظہار کیا کہ آپ تو بالکل مختلف لوگ ہیں ہمارا خوف اور شبہات غلط تھے۔ حضور انور نے فرمایا ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ہمارے جلسہ کے انعقاد میں کوئی روک نہ ڈالی۔ ہماری انتظامیہ کو ان کا تحریراً شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ مسٹر کیتھ نے جن سے جلسہ گاہ کی زمین خریدی گئی انہوں نے بلکہ ان کے پورے خاندان نے بہت تعاون کیا۔ ان کا بھی ہم شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی دین کی آنکھ بھی روشن کرے اور دینی اخلاص میں بڑھائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ اللہ کے فضل سے بڑے پرامن ماحول میں ہوا۔ ٹریفک پولیس والے ہمارے انتظامات کو دیکھ کر بہت حیران اور متاثر ہوئے۔ حضور انور نے والنٹیئر زیعنی کارکنان کا شکریہ بھی ادا کیا جنہوں نے نہایت خلوص کے ساتھ تھکاوٹ کا اظہار کئے بغیر دن رات خدمت سرانجام دی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ جملہ ڈیوٹی دینے والے کارکنان کو بہترین جزا عطا فرمائے اور خلوص و وفا میں مزید بڑھائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایم ٹی اے کے کارکنان نے نہایت محنت اور اخلاص کے ساتھ پیشہ وارانہ مہارت کے ساتھ جلسہ کے نظارے تمام دنیا کے احمدیوں کو دکھانے کی کوشش کی۔ تمام دنیا کے احمدی ایم ٹی اے کے کارکنان کے شکرگزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص ووفا اور طاقتوں کو بڑھاتا چلا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے مزید فضلوں کا وارث بننے کا نسخہ شکرگزاری ہے اور شکرگزاری کا بہترین طریق یہ ہے کہ اس کے احکامات اور تعلیم پر عمل کیا جائے اور شکرگزاری کا معراج اللہ کی عبادت کرنا ہے۔ آنحضرت ﷺ کا اسوہ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپ سب سے زیادہ عبادت گزار تھے اور ہمیشہ یہ دعا کیا کرتے تھے اے اللہ مجھے شکر کرنے والا اور بکثرت ذکر کرنے والا بنا دے۔ جب بھی آپ ؐ کو کوئی خوشی پہنچتی تو سجدہ شکر بجالاتے اور ہر نماز کے بعد یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ مجھے اپنا ذکر شکر اور بہترین عبادت کرنے والا بنا دے۔

حضور انور نے فرمایا جو آیات میں نے شروع میں پڑھی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ میرا ذکر کیا کرو میں بھی تمہیں یاد رکھوں گا۔ حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ کے مقررین کا بھی ہمیں شکرگزار ہونا چاہئے اور دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کے علم وعرفان کو مزید بڑھائے۔ حضور انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو شکرگزار بندہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

تبرکات حضرت مسیح موعود

سیدنا حضرت مسیح موعود کے تمام تبرکات کو تاریخی طور پر مستند قرار دینے کیلئے اعلان ہذا کے ذریعہ ایسے احباب جماعت جن کی تحویل میں سیدنا حضرت مسیح موعود کا کوئی تبرک ہے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ خلیفہ وقت کی قائم فرمودہ تبرکات کمیٹی کو درج ذیل ایڈریس پر اطلاع بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ اطلاع آنے پر ان احباب کی خدمت میں ایک فارم بھجوایا جائے گا جسے پر کر کے وہ کمیٹی کو واپس بھجوائیں گے۔ اس صورت میں کمیٹی ان تبرکات کا اندراج اپنے ریکارڈ میں محفوظ کر سکے گی۔

(سیکرٹری تبرکات کمیٹی دفتر نظارت تعلیم
ٹیلی فون: 0092-47-6212473)

بیوت الحمد منصوبہ

آپ کی اعانت کا منتظر ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دور مبارک کی ایک نہایت اہم تحریک، بیوت الحمد منصوبہ ہے۔ جس کے تحت جماعت احمدیہ میں غریبوں، بیواؤں اور امداد کے مستحق افراد وخواتین کے لئے ضرورت کے مطابق بیوت الحمد کے نام سے ایک رہائشی کالونی بنائی گئی ہے۔ اس کالونی میں ایک صد گھر تعمیر کئے گئے ہیں اور اس طرح کالونی میں ایک سو خاندان رہائش پذیر ہیں کالونی کے علاوہ پاکستان کے مختلف شہروں میں 652 مستحق خاندانوں کیلئے ان کی ملکیتی زمین پر گھروں کی تعمیر اور توسیع کرائی جا چکی ہے۔

یہ تمام امور اس بابرکت تحریک میں دل کھول کر مالی قربانی پیش کرنے کے لئے بیان کئے گئے ہیں۔ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کی وجہ سے زیادہ اعانت کی ضرورت ہے۔ احباب کرام مالی قربانی میں ایک مکان تعمیر کرنے کے مکمل اخراجات یا حسب استطاعت اعانت پیش فرما سکتے ہیں۔ جو مقامی جماعت کے انتظام کے تحت بھجوائیں یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مال ونفوس میں بہت برکت عطا فرمائے۔ آمین (صدر بیوت الحمد منصوبہ۔ ربوہ)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت اقدس مسیح موعود کی تائید و نصرت میں ظاہر ہونے والے نشانات کا ایمان افروز تذکرہ

میرے لئے بھی پانچ موقعے ایسے پیش آئے تھے جن میں عزت اور جان خطرہ میں پڑ گئی تھی (حضرت مسیح موعود)

دنیادار لوگ سونے چاندی کے کنگن پہنا کرتے ہیں، ہم سمجھ لیں گے کہ ہم نے اللہ کی راہ میں لوہے کے کنگن پہن لیے، مگر ایسا نہ ہوگا

لوگوں نے بڑا زور لگایا اور شور مچایا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق آپ کی ہر لحاظ سے بریت فرمائی

خدا اس فریق کے ساتھ ہو گا جو پرہیز گار ہے اور خدا سے ڈر کر بندوں کے ساتھ ہمدردی، خیر خواہی اور نیکی کے ساتھ پیش آتا ہے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 7/جولائی 2006ء (7/وفا 1385 ہجری شمسی) بمقام بیت الفتوح، لندن۔ برطانیہ

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

گزشتہ خطبے میں، مَیں نے حضرت مسیح موعود کی تائید و نصرت میں اللہ تعالیٰ کے اُن نشانات کا ذکر کیا تھا جو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر دکھائے یعنی چاند اور سورج گرہن۔ پھر زمین پر آفات کی صورت میں ہونے والے نشانات۔ پھر اللہ تعالیٰ سے علم پا کر ایسے علمی نشانات جن کی اس زمانے میں کوئی نظیر نہیں پیش کر سکتا۔

آج مَیں اس ضمن میں اللہ تعالیٰ کی اس تائید و نصرت کی چند مثالیں پیش کروں گا جو اُس نے آپ کی فرمائی اور ایسے دشمن کے خلاف اللہ تعالیٰ نے فرمائی جس نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ کسی طرح دنیا کے سامنے آپ کو رسوا اور خائب و خاسر کیا جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہر موقع پر اپنے اس جری اللہ کی مدد فرمائی، دشمن کی ہر کوشش الٹی پڑ گئی۔ اور ان کی طاقت یا حکومت ان کے کوئی کام نہ آ سکی۔ ان بے شمار نشانات میں سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے دکھائے، میں وہ چند مثالیں پیش کروں گا جن کو حضرت مسیح موعود نے نہایت اہم قرار دیا ہے اور یہ بھی تفصیل سے تو بیان نہیں ہو سکتیں، بہرحال کچھ حد تک پیش کروں گا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''میرے لئے بھی پانچ موقعے ایسے پیش آئے تھے جن میں عزت اور جان نہایت خطرہ میں پڑ گئی تھی۔ (1) اوّل وہ موقع جبکہ میرے پر ڈاکٹر مارٹن کلارک نے خون کا مقدمہ کیا تھا۔ (2) دوسرے وہ موقعہ جبکہ پولیس نے ایک فوجداری مقدمہ مسٹر ڈوئی صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی کچہری میں میرے پر چلایا تھا۔ (3) تیسرے وہ فوجداری مقدمہ جو ایک شخص کرم دین نام نے بمقام جہلم میرے پر کیا تھا۔ (4) وہ فوجداری مقدمہ جو اسی کرم دین نے گورداسپور میں میرے پر کیا تھا۔ (5) پانچویں جب لیکھرام کے مارے جانے کے وقت میرے گھر کی تلاشی لی گئی اور دشمنوں نے ناخنوں تک زور لگایا تھا تا مَیں قاتل قرار دیا جاؤں۔ مگر وہ تمام مقدمات میں نامراد رہے''۔

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 263 حاشیہ)

اب میں ان کی تفصیل بیان کرتا ہوں جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ یہ بھی خلاصۃً ہوگا۔

حضرت مسیح موعود پہلے مقدمے کے بارے میں اپنی کتاب تریاق القلوب میں فرماتے ہیں کہ 29 جولائی 1897ء کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک صاعقہ مغرب کی طرف سے میرے مکان کی طرف چلی آتی ہے اور نہ اس کے ساتھ کوئی آواز ہے اور نہ اس نے کچھ نقصان کیا ہے۔ بلکہ وہ ایک ستارہ روشن کی طرح آہستہ حرکت سے میرے مکان کی طرف متوجہ ہوئی ہے۔ اور مَیں اس کو دور سے دیکھ رہا ہوں۔ اور جبکہ وہ قریب پہنچی تو میرے دل میں تو یہی ہے کہ یہ صاعقہ ہے مگر میری آنکھوں نے صرف ایک چھوٹا سا ستارہ دیکھا جس کو میرا دل صاعقہ سمجھتا ہے۔ پھر بعد اس کے میرا دل اس کشف سے الہام کی طرف منتقل کیا گیا اور مجھے الہام ہوا کہ (۔) یعنی یہ جو دیکھا اس کا بجز اس کے کچھ اثر نہیں کہ حُکام کی طرف سے کچھ ڈرانے کی کارروائی ہوگی، اس سے زیادہ کچھ نہیں ہو گا۔ پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا (۔) ترجمہ: مومنوں پر ایک ابتلاء آیا۔ یعنی بوجہ اس مقدمہ کے تمہاری جماعت ایک امتحان میں پڑے گی۔ پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا کہ (۔) یہ میری جماعت کی طرف خطاب ہے کہ خدا نے ایسا کیا تا خدا تمہیں جتلاوے کہ تم میں سے وہ کون ہے کہ اس کے مامور کی راہ میں صدق دل سے کوشش کرتا ہے اور وہ کون ہے جو اپنے دعویٰ بیعت میں جھوٹا ہے۔ سو ایسا ہی ہوا۔ ایک گروہ تو اس مقدمہ اور دوسرے مقدمہ میں جو مسٹر ڈوئی صاحب کی عدالت میں فیصلہ ہوا صدق دل سے اور کامل ہمدردی سے تڑپتا پھرا۔ اور انہوں نے اپنی مالی اور جانی کوششوں میں فرق نہیں رکھا۔ اور دکھ اٹھا کر اپنی سچائی دکھلائی۔ اور دوسرا گروہ وہ بھی تھا کہ ایک ذرّہ ہمدردی میں شریک نہ ہو سکے۔ سو ان کے لئے وہ کھڑکی بند ہے جو ان صادقوں کے لئے کھولی گئی۔ پھر یہ الہام ہوا کہ:

صادق آں باشد کہ ایام بلا ۔۔۔ مے گزارد با محبت باوفا

یعنی خدا کی نظر میں وہ شخص صادق ہو جاتا ہے کہ جو بلا کے دنوں کو محبت اور وفا کے ساتھ گزارتا ہے۔

پھر اس کے بعد میرے دل میں ایک اور موزوں کلمہ ڈالا گیا لیکن نہ اس طرح پر کہ جو الہام جلی کی صورت ہوتی ہے بلکہ الہام خفی کے طور پر دل اس مضمون سے بھر گیا'' یعنی دل میں خیال تھا کہ الہام ہے۔ اور وہ یہ تھا

گر قضا را عاشقے گردد سیر ۔۔۔ بوسد آں زنجیر را کز آشنا

یعنی اگر اتفاقاً کوئی عاشق قید میں پڑ جائے تو اس زنجیر کو چومتا ہے جس کا سبب آشنا ہوا۔ پھر اس کے بعد یہ الہام ہوا۔ (۔) یعنی وہ قادر خدا جس نے تیرے پر............فرض کیا پھر تجھے واپس لائے گا۔ یعنی انجام بخیر و عافیت ہوگا۔ مَیں اپنی فوجوں کے سمیت (جو ملائکہ ہیں) ایک ناگہانی طور پر تیرے پاس آؤں گا۔ مَیں رحمت کرنے والا ہوں۔ مَیں ہی ہوں جو بزرگی اور بلندی سے مخصوص ہے یعنی میرا ہی بول بالا رہے گا۔ پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا کہ مخالفوں میں پھوٹ اور ایک شخص

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

متنافس کی ذلت اوراہانت اور ملامت خلق ۔(اور پھر اخیر حکم ابراء) یعنی بے قصور ٹھہرانا۔ پھر بعد اس کے الہام ہوا وَفِیْہِ شَیْءٌ۔ یعنی بریّت تو ہوگی مگر اس میں کچھ چیز ہوگی۔(یہ اس نوٹس کی طرف اشارہ تھا جو بری کرنے کے بعد لکھا گیا تھا کہ طرز مباحثہ نرم چاہئے۔) پھر ساتھ اس کے یہ بھی الہام ہوا کہ بَلَجَتْ آیَاتِیْ کہ میرے نشان روشن ہوں گے اوران کے ثبوت زیادہ سے زیادہ ظاہر ہو جائیں گے''۔

فرماتے ہیں:''چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اس مقدمے میں جو 1897ء''(کتاب میں 1899ء لکھا ہوا ہے وہ لگتا ہے کتابت کی غلطی ہے)''میں عدالت مسٹر جے آر ڈریمنڈ صاحب بہادر میں فیصلہ ہوا''۔عبدالحمید ملزم تھا اس نے اقرار کیا کہ اس کا پہلا بیان جھوٹا تھا۔''پھر الہام ہوا کہ لواءُ فتح ۔یعنی فتح کا جھنڈا۔ پھر بعد اس کے الہام ہوا کہ (۔) یعنی ہمارے امور کے لئے ہمارا یہی قانون ہے کہ جب ہم کسی چیز کا ہوجانا چاہتے ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ ہوجا۔ پس وہ ہوجاتی ہے''۔

حضرت مسیح موعودفرماتے ہیں کہ مَیں نے یہ الہام بہت سارے لوگوں کو پہلے سے بتادیا تھا اور اس پیشگوئی کی خبر کردی تھی کہ اگران سب کے نام لکھنے بیٹھوں تو صفحوں کے صفحے ان کے بھر جائیں جن کومَیں نے اطلاع دی تھی۔

پھر آپ اس مقدمے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:''یہ مقدمہ اس طرح پیدا ہوا کہ ایک شخص عبدالحمید نام (جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے) کو بعض............ نے جو ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک سے تعلق رکھنے والے تھے سکھلایا کہ وہ عدالت میں یہ اظہار دے کہ اس کو مرزا غلام احمد نے یعنی اس راقم نے (حضرت مسیح موعود اپنے بارے میں فرماتے ہیں)۔قادیان سے اس غرض سے بھیجا ہے کہ تا ڈاکٹر کلارک کو قتل کردے۔اور نہ صرف سکھلایا بلکہ دھمکی بھی دی کہ اگر وہ ایسا اظہار نہیں دے گا تو وہ قید کیا جائے گا۔اور ایک یہ بھی دھمکی دی کہ اس کا فوٹو لے کر اس کو کہا گیا (اس کی تصویر کھینچی گئی اور کہا گیا) کہ اگر وہ بھاگ بھی جائے گا تو اس فوٹو کے ذریعہ سے پھر پکڑا جائے گا۔ چنانچہ اس نے مجسٹریٹ ضلع امرتسر کے سامنے یہ اظہار دے دیا اور وہاں سے میری گرفتاری کے لئے وارنٹ جاری ہوا''۔اور حضور فرماتے ہیں کہ:''مَیں اس جگہ ناظرین کی پوری دلچسپی کے لئے صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر کے حکم کی نقل ذیل میں لکھتا ہوں۔اور وہ یہ ہے''عبدالحمید اور ڈاکٹر کلارک کے بیانات ظاہر کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے عبدالحمید کو ڈاکٹر کلارک ساکن امرتسر کے قتل کرنے کی ترغیب دی۔اس بات کے یقین کرنے کے لئے وجہ ہے کہ مرزا غلام احمد مذکور نقضِ امن کا مرتکب ہوگا یا کوئی قابل گرفت فعل کرے گا جو باعث نقضِ امن اس ضلع میں ہوگی۔ اس بات کی خواہش کی گئی ہے کہ اس سے حفظ امن کے لئے ضمانت طلب کی جائے۔واقعات اس قسم کے ہیں کہ جس سے اس کی گرفتاری کے لئے وارنٹ کا شائع کرنا زیر دفعہ 14 ضابطہ فوجداری ضروری معلوم ہوتا ہے۔لہٰذا مَیں اس کی گرفتاری کے لئے وارنٹ جاری کرتا ہوں اور اس کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ آ کر بیان کرے کہ کیوں زیر دفعہ''(فلاں فلاں جو بھی تھی)۔''حفظ امن کے لئے ایک سال کے واسطے بیس ہزار روپے کا مچلکہ اور بیس ہزار روپیہ کی دو الگ الگ ضمانتیں اس سے نہ لی جائیں''۔اس پہ مجسٹریٹ نے دستخط کئے تھے۔

اس حکم کی تاریخ یکم ستمبر 1897ء تھی اور آپ فرماتے ہیں کہ:''اس وارنٹ سے مطلب یہ تھا کہ تا مجھے گرفتار کر کے حاضر کیا جائے۔اور سزا سے پہلے گرفتاری کی ذلت پہنچائی جائے۔مگر یہ تصرّف غیبی کس قدر ایک طالب حق کے ایمان کو بڑھاتا ہے کہ باوجودیکہ امرتسر سے ایسا وارنٹ جاری ہوا۔مگر خدا تعالیٰ نے جیسا کہ مندرجہ بالا الہامات میں اس کا وعدہ تھا اس وارنٹ سے بھی عجیب طور پر محفوظ رکھا۔اس میں کچھ شک نہیں کہ اگر حکم کے مطابق یہ وارنٹ عدالت سے جاری ہو جاتا تو قبل اس کے کہ 7/اگست 1897ء کا حکم انتقال مِثل کے لئے نفاذ پاتا وارنٹ کی تعمیل ہوجاتی۔کیونکہ امرتسر اور قادیان میں صرف 35 کوس (35 میل) کا فاصلہ ہے''۔

پھر فرمایا:''اور وہ حکم جو 7/اگست 1897ء کو مجسٹریٹ ضلع امرتسر نے اس مقدمے کے بارہ میں دیا تھا وہ یہ ہے ''مَیں نے وارنٹ جاری کرنا روک دیا ہے کیونکہ یہ مقدمہ میرے اختیار میں نہیں ہے''۔اس نے یہ نوٹس بھجوایا۔

فرماتے ہیں کہ''اس حکم کی تفصیل یہ ہے کہ جب صاحب بہادر مجسٹریٹ ضلع امرتسر یکم اگست 1897ء کو میری گرفتاری کے لئے وارنٹ جاری کر چکے تو ان کو 7/اگست 1897ء کو یعنی حکم سے 6 دن کے بعد ہدایات مذکورہ بالا غور کرنے سے پتہ لگا کہ اس حکم میں غلطی ہوئی۔اور انہوں نے سمجھا کہ میرے اختیار میں نہیں تھا کہ مَیں ایک ایسے ملزم کی گرفتاری کے لئے جو غیر ضلع میں سکونت رکھتا ہے وارنٹ جاری کرتا۔تب انہوں نے اپنے حکم وارنٹ کو جو عدالت سے نکل چکا تھا اس طرح پر روکنا چاہا کہ 7/اگست 1897ء کو صاحب مجسٹریٹ ضلع گورداسپورہ کے نام تار دی کہ ہم سے وارنٹ کے اجراء میں غلطی ہوئی ہے، وارنٹ کو روک دیا جائے۔لیکن اگر وہ وارنٹ درحقیقت یکم اگست 1897ء کو جاری ہو جاتا تو اتنی مدت بعد یعنی 7 اگست 1897ء کو اس کو روکنا ایک فضول امر تھا کیونکہ ان دونوں ضلعوں میں تھوڑا ہی فاصلہ تھا۔مدت سے اس وارنٹ کی تعمیل ہو چکتی۔اور گرفتاری کی ذلت اور مصیبت ہمیں پیش آ جاتی۔لیکن خدا تعالیٰ کی قدرت ایسی ہوئی کہ اب تک ہمیں بھید معلوم نہیں کہ وہ وارنٹ باوجود چھ دن گزر جانے کے عدالت مجسٹریٹ ضلع گورداسپورہ میں پہنچ نہ سکا''۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ''اب جب ایک نظر سے انسان اُن الہاموں کو دیکھے جن کو ابھی ہم لکھ آئے ہیں جن میں رحمت اور نصرت کا وعدہ ہے اور دوسری طرف اس بات کو سوچے کہ کیونکر عدالت امرتسر کا پہلا وار ہی خالی گیا۔تو بیشک اس کو اس بات پر یقین آ جائے گا کہ یہ خدا تعالیٰ کا تصرف تھا تا وہ اپنے الہامی وعدہ کے موافق اپنے بندہ کو ہر ایک ذلّت سے محفوظ رکھے کیونکہ گرفتار ہو کر عدالت میں پیش کئے جانا اور ہتھکڑی کے ساتھ حکام کے سامنے حاضر ہونا یہ بھی ایک ذلّت ہے جس سے دشمنوں کو خوشی پہنچتی ہے''۔

آپ فرماتے ہیں کہ:''دوسرا نشان خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ ظہور میں آیا کہ صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپورہ یعنی کپتان ایم ڈبلیو ڈگلس صاحب کے دل میں یہ خدا تعالیٰ نے ہی ڈال دیا کہ اس مقدمہ میں وارنٹ جاری کرنا مناسب نہیں۔ بلکہ سمن کافی ہوگا۔لہٰذا انہوں نے 9/اگست 1897ء میرے نام ایک سمن جاری کیا جس کی نقل ذیل میں لکھتا ہوں اور وہ یہ ہے۔

''سمن ......بنام مرزا غلام احمد ولد مرزا غلام مرتضٰی ذات مغل ساکن قادیان مغلاں پرگنہ بٹالہ ضلع گورداسپورہ جو کہ حاضر ہونا تمہارا بغرض جوابدہی الزام دفعہ 107 ضابطہ فوجداری ضرور ہے۔ لہٰذا تم کو اس تحریر کے ذریعہ سے حکم ہوتا ہے کہ بتاریخ 10/ماہ اگست 1897ء کو اصالتاً یا بذریعہ مختار ذی اختیار یا جیسا ہو موقع پر بمقام بٹالہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس حاضر ہو۔اور اس باب میں تاکید جانو''۔(تو پہلے جو وارنٹ جاری ہوا تھا وہ صرف ایک پیشی ہوگئی کہ آ کر وضاحت کردیں۔ اور............اس خوشی میں تھے کہ وارنٹ جاری ہو چکا ہے اور ان کا خیال تھا کہ امرتسر کی عدالت میں ہی ہے۔ریل پر جاتے بھی تھے کہ جاکے حضرت مسیح موعود کی ذلت دیکھیں۔)

حضرت مسیح موعود اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ............حضرات:''لہٰذا اس تماشا کے دیکھنے کے لئے آئے کہ یہ شخص وارنٹ سے گرفتار ہو کر آئے گا۔اور اس کی ذلّت ہماری بہت سی خوشی کی باعث ہوگی اور ہم اپنے نفس کو کہیں گے کہ اے نفس اب خوش ہو کہ تُو نے اپنے دشمن کو ذلیل ہوتے دیکھ لیا۔مگر یہ مراد اُن کی پوری نہ ہوئی بلکہ برعکس اس کے خود ان کو ذلّت کی تکالیف اٹھانی پڑیں۔ اگست کی 10 تاریخ کو اس نظارہ کے لئے ....موحّدین کے ایڈووکیٹ اس تماشا کے دیکھنے کے لئے کچہری میں آئے تھے تا اس بندۂ درگاہ کو ہتھکڑی پڑی ہوئی اور کانسٹیبلوں کے ہاتھ میں گرفتار دیکھیں اور دشمن کی ذلّت کو دیکھ کر خوشیاں مناویں''۔(وہ حضرت مسیح موعود کے ہاتھ میں ہتھکڑی

پڑی دیکھنا چاہتے تھے۔)''لیکن یہ بات ان کونصیب نہ ہوسکی۔ بلکہ ایک رنج دہ نظارہ دیکھنا پڑا۔ اور وہ یہ کہ جب مَیں صاحب مجسٹریٹ ضلع کی کچہری میں حاضر ہوا تو وہ نرمی اور اعزاز سے پیش آئے اور اپنے قریب انہوں نے میرے لئے کرسی بچھوادی۔اور نرم الفاظ سے مجھ کو یہ کہا کہ گو ڈاکٹر کلارک آپ پر اقدام قتل کا الزام لگاتا ہے مگر مَیں نہیں لگاتا۔ خدا تعالیٰ کی قدرت ہے کہ یہ ڈپٹی کمشنر ایک زیرک اور دانشمند اور منصف مزاج مجسٹریٹ تھا۔اس کے دل میں خدا نے بٹھا دیا کہ مقدمہ بے اصل اور جھوٹا ہے اور ناحق تکلیف دی گئی ہے۔اس لئے ہر ایک مرتبہ جو مَیں حاضر ہوا وہ عزت سے پیش آیا اور مجھے کرسی دی۔اور جب مَیں اس کی عدالت سے بری کیا گیا تو اس دن مجھ کو عین کچہری میں مبارکباد دی۔

اور اس کے مقابلے پر جو..........صاحب ذلّت دیکھنا چاہتے تھے ان کا کیا حال ہوا؟ انہوں نے وہاں پہنچ کے کرسی مانگی تو اس کو انکار ہو گیا۔

اس بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ جب مولوی صاحب نے کرسی مانگی تو ''صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے ان کو جھڑک دیا اور کہا کہ تمہیں کرسی نہیں مل سکتی۔ یہ تو رئیس ہیں اور ان کا باپ کرسی نشین تھا اس لئے ہم نے کرسی دی۔سو جو لوگ میری ذلّت دیکھنے کے لئے آئے تھے ان کا یہ انجام ہوا''۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:''میری عادت نہیں تھی کہ کسی کو ملوں اور نہ میرا کسی سے کچھ تعارف تھا۔ پھر اس کے بعد خدا تعالیٰ کا یہ فضل ہوا کہ میں عزت کے ساتھ بری کیا گیا۔اور حاکم مجوزہ نے ایک تبسّم کے ساتھ مجھے کہا کہ آپ کو مبارک ہو آپ بری کئے گئے۔سو یہ خدا تعالیٰ کا ایک بھاری نشان ہے کہ باوجودیکہ قوموں نے میرے ذلیل کرنے کے لئے اتفاق کر لیا تھا۔.......... بالاتفاق ان قوموں نے میرے پر چڑھائی کی تھی۔لیکن خدا تعالیٰ نے مجسٹریٹ ضلع کو ایسی روشن ضمیری بخشی کہ وہ مقدمہ کی اصل حقیقت تک پہنچ گیا۔ پھر بعد اس کے ایسا اتفاق ہوا کہ خود عبدالحمید نے عدالت میں اقرار کر دیا کہ.......... نے مجھے سکھلا کر یہ اظہار دلایا تھا ورنہ یہ بیان سراسر جھوٹ ہے کہ مجھے قتل کے لئے ترغیب دی گئی تھی۔اور صاحب مجسٹریٹ ضلع نے اسی آخری بیان کو صحیح سمجھا اور بڑے زور شور کا ایک چٹھّا لکھ کر مجھے بری کر دیا اور خدا تعالیٰ کی یہ عجیب شان ہے کہ خدا تعالیٰ نے میری بریت کو مکمل کرنے کے لئے اسی عبدالحمید سے پھر دوبارہ میرے حق میں گواہی دلائی تا وہ الہام پورا ہو جو براہین احمدیہ میں آج سے بیس برس پہلے لکھا گیا ہے۔اور وہ یہ ہے کہ (۔) یعنی خدا نے اس شخص کو اس الزام سے جو اس پر لگایا جائے گا بری کر دیا ہے یعنی بری کر دیا جائے گا''۔

''اب دیکھو کہ اس بندہ درگاہ کی کیسی صفائی سے بریّت ثابت ہوئی۔ ظاہر ہے کہ اس مقدمہ میں عبدالحمید کے لئے سخت مضر تھا کہ اپنے پہلے بیان کو جھوٹا قرار دیتا۔ کیونکہ اس سے یہ جرم عظیم ثابت ہوتا ہے کہ اس نے دوسرے پر ناحق ترغیب قتل کا الزام لگایا۔اور ایسا جھوٹ اس سزا کو چاہتا ہے جو مرتکب اقدام قتل کی سزا ہوتی ہے۔ اگر وہ اپنے دوسرے بیان کو جھوٹا قرار دیتا جس میں میری بریّت ظاہر کی تھی تو اس میں قانوناً سزا کم تھی۔لہٰذا اس کے لئے مفید راہ یہی تھی کہ وہ دوسرے بیان کو جھوٹا کہتا مگر خدا نے اس کے منہ سے سچ نکلوا دیا۔

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 341-350)

کپتان ڈگلس صاحب ڈپٹی کمشنر جنہوں نے حضرت مسیح موعود کو اس مقدمہ سے بری فرمایا تھا ان پر کس طرح اس دوران میں تصرف الٰہی ہوا۔اس کا بیان ایک غیر از جماعت نے یوں دیا ہے۔

راجہ غلام حیدر صاحب جو ڈپٹی کمشنر کے دفتر کے ریڈر تھے ان کا بیان ہے کہ جب عدالت ختم ہوئی تو ڈپٹی کمشنر صاحب نے کہا ہم فوراً گورداسپور جانا چاہتے ہیں تم ابھی جا کر ہمارے لئے ریل کے کمرے کا انتظام کرو۔ وہ کہتے ہیں کہ مَیں سٹیشن سے نکل کر برآمدے میں انتظام کرنے کے بعد کھڑا تھا تو مَیں نے دیکھا کہ سر ڈگلس سڑک پر ٹہل رہے ہیں اور کبھی اِدھر جاتے ہیں اور کبھی اُدھر جاتے ہیں۔ چہرہ پریشان ہے۔مَیں ان کے پاس گیا اور کہا کہ صاحب آپ باہر آ جا رہے ہیں مَیں نے ویٹنگ روم میں کرسیاں بچھا دی ہیں وہاں جا کے آپ تشریف رکھیں۔ وہ کہنے لگے کہ منشی صاحب آپ مجھے کچھ نہ کہیں۔ میری طبیعت خراب ہے۔انہوں نے کہا بتائیں تو سہی کہ آخر آپ کی طبیعت کیوں خراب ہے۔اس کا مناسب علاج کیا جا سکے۔اس پر وہ کہنے لگے کہ مَیں نے جب سے مرزا صاحب کی شکل دیکھی ہے اس وقت سے مجھے یوں نظر آتا ہے کہ کوئی فرشتہ مرزا صاحب کی طرف ہاتھ کر کے مجھ سے کہہ رہا ہے کہ مرزا صاحب گنہگار نہیں، ان کا کوئی قصور نہیں۔ پھر مَیں نے عدالت کو ختم کر دیا اور یہاں آیا تو اب ٹہلتا ٹہلتا جب اس کنارے کی طرف جاتا ہوں تو وہاں مجھے مرزا صاحب کی شکل نظر آتی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ مَیں نے یہ کام نہیں کیا، یہ سب جھوٹ ہے۔ پھر میں دوسری طرف جاتا ہوں تو وہاں مرزا صاحب کھڑے نظر آتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ یہ سب جھوٹ ہے، مَیں نے یہ کام نہیں کیا۔ کپتان ڈگلس صاحب کہنے لگے کہ اگر میری یہی حالت رہی تو میں پاگل ہو جاؤں گا۔مَیں نے کہا صاحب آپ چل کر ویٹنگ روم میں بیٹھئے، سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی آئے ہوئے ہیں وہ بھی انگریز ہیں ان کو بلا لیتے ہیں شاید ان کی باتیں سن کر آپ تسلی پا جائیں۔ تو ڈگلس صاحب نے کہا ٹھیک ہے سپرنٹنڈنٹ صاحب کو بلا لو۔ چنانچہ انہیں جب بلایا گیا تو سر ڈگلس نے انہیں کہا کہ دیکھو یہ حالات ہیں۔ میری جنون کی سی حالت ہو رہی ہے مَیں سٹیشن پر ٹہلتا ہوا اور گھبرا کر اس طرف جاتا تو وہاں کنارے پر مرزا صاحب کھڑے نظر آتے ہیں اور ان کی شکل مجھے کہتی ہے کہ مَیں بے گناہ ہوں۔ مجھ پر جھوٹا مقدمہ کیا گیا ہے۔ پھر مَیں دوسری طرف جاتا ہوں تو وہاں مرزا صاحب مجھے کھڑے نظر آتے ہیں۔تو میری حالت پاگلوں کی سی ہو رہی ہے۔تم اس سلسلے میں کیا مدد کر سکتے ہو۔ مدد کرو ورنہ مَیں پاگل ہو جاؤں گا۔تو سپرنٹنڈنٹ صاحب نے کہا کہ آپ نے عبدالحمید کو.......... کے سپرد کیا ہوا ہے اس کو پولیس کی تحویل میں دے دیں تو سارا کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔اس سے اصل حقیقت پتہ کر لیتے ہیں۔لیکن جب وہ پولیس کی تحویل میں آیا تو جس طرح اس سے بیان لئے جا رہے تھے تب بھی وہ مان نہیں رہا تھا کیونکہ انسپکٹر پولیس وغیرہ مخالفین کے ساتھ تھے۔تھوڑی دیر تک سپرنٹنڈنٹ نے جب دیکھا کہ یہ کوئی کامیابی نہیں ہو رہی تو اس نے خود ہی عبدالحمید کو اپنے پاس بلایا اور پوچھ گچھ شروع کی تو اس نے وہی اپنی داستان جو پہلے لکھوائی ہوئی تھی اور جو پہلا بیان تھا وہی دوہرایا۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب نے کہا تم وقت ضائع نہ کرو۔تمہیں اب واپس ان کے پاس نہیں جانا بلکہ یہاں سے تمہیں گورداسپور لے کر جائیں گے۔تو اتنا کہنا تھا کہ عبدالحمید جس نے کہا تھا کہ قتل کے لئے مجھے مرزا صاحب نے بھیجا ہے۔وہ زار و قطار رونے لگا اور ان کے پیروں میں پڑ گیا اور صاف بیان دیا کہ یہ سب کچھ مَیں ان لوگوں کے کہنے پر بیان دے رہا ہوں۔اس کے علاوہ اس کے خلاف دوسری گواہیاں بھی کچھ عرصے بعد عدالت میں پہنچ گئیں۔تو بہرحال اس طرح اس نے اپنا بیان بدل دیا۔اور جب وہ سارا بیان دوبارہ عدالت میں آیا تو جیسا کہ بیان ہو چکا ہے حضرت مسیح موعود کو جج نے بری کر دیا۔

دوسرا مقدمہ (وقت کے لحاظ سے مختصر کر رہا ہوں) جس کا ذکر آپ نے کیا ہے مولوی محمد حسین بٹالوی کی درخواست پر ڈوئی صاحب کی عدالت میں پیش ہوا تھا جبکہ اس کی رپورٹ اور درخواست بھی ....کی طرف سے دلوائی گئی تھی۔ اس مقدمہ کی بھی لمبی تفصیل ہے۔ .... نے حضرت مسیح موعود کے خلاف یہ درخواست دی تھی کہ آپ مجھے قتل کروانا چاہتے ہیں۔ا وراس کی بنیاد ایک مباہلہ کا چیلنج بنایا۔ بہرحال حکومتی مشینری کی بھی بہت سی گواہیاں حضرت مسیح موعود کے خلاف وہاں پیش کی گئیں۔ پولیس نے بڑی کوشش کی اور اس مقدمے کے لئے ہر جگہ جا کے اتنا شور مچایا گیا کہ.......... نے جیب میں چاقو رکھا ہوتا تھا وہ لوگوں کو دکھاتے تھے اور بھڑکاتے تھے۔ مقدمے کی فیس کے لئے لوگوں سے پیسے بھی اکٹھے کئے گئے۔ بڑی رقم اکٹھی ہو گئی۔..........مگر حضرت مسیح موعود کو ان سب باتوں کے باوجود کوئی فکر نہ تھی۔

آپ نے ایک احمدی کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ: ’’یہ آخری ابتلاء ہے جو محمد حسین کی وجہ سے پیش آ گیا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے راضی ہیں اور ہم خوب جانتے ہیں کہ وہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ مخالفوں نے اپنی کوششوں کو انتہا تک پہنچا دیا ہے اور خدا تعالیٰ کے کام فکر اور عقل سے باہر ہیں‘‘۔ اس مقدمے میں بھی دشمن نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ بڑے تفصیلی بیان ہوئے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اس کی بڑی لمبی تفصیل ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتا دیا تھا کہ آپ کی بریت ہوگی۔

چنانچہ اپنے ایک خط میں جو آپ نے حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کو لکھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ اب فوجداری مقدمے کی تاریخ 14 فروری ہوگی دراصل بات یہ ہے کہ اب تک یہی معلوم ہوتا ہے کہ حاکم کی نیت بخیر نہیں۔ جمعہ کی رات مجھے ایک خواب آئی ہے کہ ایک لکڑی یا پتھر کو مَیں نے جناب الٰہی میں دعا کر کے بھینس بنا دیا ہے۔ اور پھر اس خیال سے کہ ایک بڑا نشان ظاہر ہوا ہے سجدہ میں گرا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں۔ رَبِّیَ الْاَعْلٰی، رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔ میرے خیال میں ہے کہ شاید اس کی تعبیر یہ ہو کہ لکڑی اور پتھر سے وہی سخت اور منافق طبع حاکم مراد ہو اور پھر میری دعا سے اس کا بھینس بن جانا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ ہمارے لئے ایک مفید چیز بن گئی ہے جس سے دودھ کی امید ہے۔ اگر یہ تاویل درست ہے تو امید قوی ہے کہ مقدمہ پلٹا کھا کر نیک صورت پر آ جائے گا۔ اور ہمارے لئے مفید ہو جائے گا اور سجدے کی تعبیر یہ لکھی ہے کہ دشمن پر فتح ہو۔ الہامات بھی اس کے قریب قریب ہیں۔

پھر حقیقۃ المہدی میں آپ نے اس کے بارے میں ذرا تفصیل بیان فرمائی ہے۔ فرمایا کہ ’’مجھے 21 رمضان المبارک 1316 ہجری جمعہ کی رات کو جس میں انتشار روحانیت مجھے محسوس ہوتا تھا اور میرے خیال میں تھا کہ یہ لیلۃ القدر ہے اور آسمان سے نہایت آرام اور آہستگی سے مینہ برس رہا تھا ایک رؤیا ہوا۔ یہ رؤیا اُن کے لئے جو ہماری گورنمنٹ عالیہ کو ہمیشہ میری نسبت شک میں ڈالنے کے لئے کوشش کرتے ہیں، میں نے دیکھا کہ کسی نے مجھ سے درخواست کی ہے کہ اگر تیرا خدا قادر خدا ہے تو تُو اس سے درخواست کر کہ یہ پتھر جو تیرے سر پر ہے بھینس بن جائے۔ تب مَیں نے دیکھا کہ ایک وزنی پتھر میرے سر پر ہے جس کو کبھی میں پتھر اور کبھی لکڑی خیال کرتا ہوں۔ تب مَیں نے یہ معلوم کرتے ہی اس پتھر کو زمین پر پھینک دیا۔ پھر بعد اس کے مَیں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ اس پتھر کو بھینس بنا دیا جائے اور مَیں اس دعا میں محو ہوگیا۔ جب بعد اس کے مَیں نے سر اٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ پتھر بھینس بن گیا ہے۔ سب سے پہلے میری نظر اس کی آنکھوں پر پڑی۔ اس کی بڑی روشن اور لمبی آنکھیں تھیں۔ تب مَیں یہ دیکھ کر کہ خدا نے پتھر کو جس کی آنکھیں نہیں تھیں ایسی خوبصورت بھینس بنا دیا جس کی ایسی لمبی اور روشن آنکھیں ہیں خوبصورت اور مفید جاندار ہے خدا کی قدرت کو یاد کر کے وجد میں آ گیا اور بلا توقف سجدہ میں گرا۔ اور مَیں سجدہ میں بلند آواز سے خدا تعالیٰ کی بزرگی کا ان الفاظ میں اقرار کرتا تھا کہ رَبِّیَ الْاَعْلٰی، رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔ اور اس قدر اونچی آواز تھی کہ مَیں خیال کرتا ہوں کہ وہ آواز دُور دُور تک جاتی تھی۔ تب میں نے ایک عورت سے جو میرے پاس کھڑی تھی جس کا نام بھانو تھا اور غالباً اس دعا کی اس نے درخواست کی تھی یہ کہا کہ دیکھ ہمارا خدا کیسا قادر خدا ہے جس نے پتھر کو بھینس بنا کر آنکھیں عطا کیں۔ اور مَیں یہ اس کو کہہ رہا تھا کہ پھر یکدفعہ خدا تعالیٰ کی قدرت کے تصور سے میرے دل نے جوش مارا اور میرا دل اس کی تعریف سے پھر دوبارہ بھر گیا اور پھر مَیں پہلی طرح وجد میں آ کر سجدہ میں گر پڑا۔ اور ہر وقت یہ تصور میرے دل کو خدا تعالیٰ کے آستانہ پر یہ کہتے ہوئے گراتا تھا کہ یا الٰہی تیری کیسی بلند شان ہے۔ تیرے کیسے عجیب کام ہیں کہ تو نے ایک بے جان پتھر کو بھینس بنا دیا۔ اس کو لمبی اور روشن آنکھیں عطا کیں جن سے وہ سب کچھ دیکھتا ہے۔ اور نہ صرف یہی بلکہ اس کے دودھ کی بھی امید ہے۔ قدرت کی باتیں ہیں کہ کیا تھا اور کیا ہوگیا۔ مَیں سجدہ میں ہی تھا کہ آنکھ کھل گئی۔ قریباً اُس وقت رات کے چار بج چکے تھے۔

فرمایا کہ: ’’مَیں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ وہ ظالم طبع مخالف جو میرے پر خلاف واقعہ اور سراسر جھوٹ باتیں بنا کر گورنمنٹ تک پہنچاتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہوں گے۔ اور جیسا کہ خدا تعالیٰ نے خواب میں ایک پتھر کو بھینس بنا دیا اور اس کو لمبی اور روشن آنکھیں عطا کیں اسی طرح انجام کار وہ میری نسبت حکام کو بصیرت اور بینائی عطا کرے گا اور وہ اصل حقیقت تک پہنچ جائیں گے۔ یہ خدا کے کام ہیں اور لوگوں کی نظر میں عجیب‘‘۔

اور الہامات جو اس خواب کے مؤید ہیں یہ ہیں: (۔)

یعنی خدا پرہیزگاروں کے ساتھ ہے اور تُو پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ اور تُو میرے ساتھ ہے ۔.......... میری مدد تجھے پہنچے گی۔ میں رحمٰن ہوں۔ اے زمین! اپنے پانی کو یعنی خلاف واقعہ اور فتنہ انگیز شکایتوں کو جو زمین پر پھیلائی گئی ہیں نگل جا۔ پانی خشک ہوگیا اور بات کا فیصلہ ہوا۔ تجھے سلامتی ہے یہ رب رحیم نے فرمایا۔ اور اے ظالمو! آج تم الگ ہو جاؤ۔ ہم نے دشمن کو مغلوب کیا اور اس کے تمام اسباب کاٹ دیئے۔ ان پر واویلا ہے کیسے افتراء کرتے ہیں۔ ظالم اپنے ہاتھ کاٹے گا اور اپنی شرارتوں سے روکا جائے گا۔ اور خدا نیکوں کے ساتھ ہوگا۔ وہ ان کی مدد پر قادر ہے۔ منہ بگڑیں گے۔ خدا کا یہ نشان ہے اور یہ فتح عظیم ہے۔ تو میرا وہ اسم ہے جو سب سے بڑا ہے۔ اور تُو محبوبین کے مقام پر ہے میں نے تجھے اپنے لئے چنا۔ کہہ مَیں مامور ہوں اور تمام مومنوں میں سے پہلا ہوں‘‘۔

(حقیقۃ المہدی۔ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 443-446)

(بیت الفتوح میں الارم بجنے پر حضور انور نے استفسار فرمایا کہ یہ کیا ہے، بتایا گیا کہ فائر کا الارم ہے فرمایا فائر کہاں ہوگی؟ ۔یہ الارم کس وجہ سے بجا ہے دیکھیں چیک کروائیں۔ الارم صرف بند نہ کر دیں بلکہ سارے پھر کے چیک بھی کر لیں)

اس دن حضرت اقدس اپنے احباب کے ساتھ کثیر تعداد میں گورداسپور میں فیصلہ سننے کے لئے تشریف لے گئے۔ .... بھی خوش تھے کہ آج ہمارا حریف عدالت کے کٹہرے میں مجرم قرار پائے گا۔ اور انہیں فتح عظیم حاصل ہوگی۔ مگر جیسا کہ آپ کو قبل از وقت بتایا گیا تھا اب وہ پتھر دل حاکم آپ کی دعا کی برکت سے ایک منصف اور عادل کی شکل میں بدل چکا تھا۔ چنانچہ اس نے حضرت اقدس کی شائستہ اور متین تحریرات کے مقابل پر .... دشنام آلود اشتہارات دیکھے اور وہ ہکّا بکّا رہ گیا۔ اور اس نے پولیس کا بڑی محنت سے بنایا ہوا مقدمہ خارج کر دیا۔ اور مسٹر جیم ڈوئی نے مقدمہ خارج کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ وہ گندے الفاظ جو محمد حسین اور اس کے دوستوں نے آپ کی نسبت شائع کئے آپ کو حق تھا کہ عدالت کے ذریعہ سے اپنا انصاف چاہتے اور چارہ جوئی کراتے۔ اور وہ حق اب تک قائم ہے۔ مسٹر ڈوئی، عدالت کی کرسی پر بیٹھ کر .... کو فہمائش کر رہے تھے کہ آئندہ وہ تکفیر اور بدزبانی سے باز رہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

’’منجملہ خدا تعالیٰ کے نشانوں کے ایک یہ نشان ہے کہ وہ مقدمہ جو منشی محمد بخش ڈپٹی انسپکٹر بٹالہ کی رپورٹ کی بنا پر دائر ہو کر عدالت مسٹر ڈوئی صاحب مجسٹریٹ ضلع گورداسپورہ میرے پر چلایا گیا تھا جو فروری 1899ء کو اس طرح پر فیصلہ ہوا کہ اُس الزام سے مجھے بری کر دیا گیا۔ اس مقدمہ کے انجام سے خدا تعالیٰ نے پیش از وقت مجھے بذریعہ الہام خبر دے دی کہ وہ مجھے آخر کار دشمنوں کے بد ارادے سے سلامت اور محفوظ رکھے گا۔ اور مخالفوں کی کوششیں ضائع جائیں گی۔ سو ایسا ہی وقوع میں آیا۔ جن لوگوں کو اس مقدمہ کی خبر تھی ان پر پوشیدہ نہیں کہ مخالفوں نے میرے پر الزام قائم کرنے کے لئے کچھ کم کوشش نہیں کی تھی بلکہ مخالف گروہ نے ناخنوں تک زور لگایا تھا‘‘۔

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 309)

............پھر تیسرا مقدمہ کرم دین صاحب جہلمی کے ساتھ تھا۔اس کا بھی ایک لمبا اور تکلیف دہ سلسلہ چلتا رہا مقدمہ ابھی ابتدائی حالت میں ہی تھا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کے انجام کے بارے میں بھی بتا دیا۔

چنانچہ 28 جنوری 1903ء کو الہام ہوا۔(۔) یعنی خدا اپنے بندوں کے ساتھ ہے وہ تیری غم خواری کرے گا۔ پھر 29 جنوری کو الہام ہوا (۔) یعنی شاندار رنگ میں تیری عزت قائم کی جائے گی۔ 17 فروری 1903ء کو الہام ہوا (۔) روز دوشنبہ اور............ والی فتح۔اس کے چھ ماہ بعد 18/اگست 1903ء کو الہام ہوا۔(۔) یعنی تیری اہانت کے بعد تجھے عزت عطا کی جائے گی۔ پھر 28 جون کو ایک الہام ہوا۔(۔) کہ ان دونوں فریقوں میں سے خدا اس فریق کے ساتھ ہوگا اور اس کو فتح اور نصرت نصیب کرے گا جو پرہیز گار ہے اور خدا سے ڈر کر بندوں کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی اور نیکی کے ساتھ پیش آتا ہے۔اور بنی نوع کا وہ سچا خیر خواہ ہے۔سو انجام کاران کے حق میں فیصلہ ہوگا۔تب وہ لوگ جو پوچھا کرتے ہیں کہ ان دونوں گروہوں میں سے حق پر کون ہے ان کے لئے یہ ایک نشان بلکہ کئی ایک نشان ظاہر ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود اس بارے میں سفر کی مزید تفصیل بیان فرماتے ہیں: ''جب مَیں 1904ء میں کرم دین کے فوجداری مقدمہ کی وجہ سے جہلم میں جا رہا تھا۔تو راہ میں مجھے الہام ہوا (۔) یعنی ہر ایک پہلو سے تجھے برکتیں دکھلاؤں گا۔اور یہ الہام اسی وقت تمام جماعت کو سنا دیا گیا بلکہ اخبار الحکم میں درج کر کے شائع کیا گیا۔اور یہ پیشگوئی اس طرح پر پوری ہوئی کہ جب مَیں جہلم کے قریب پہنچا تو تخمیناً دس ہزار سے زائد آدمی ہوگا کہ وہ میری ملاقات کے لئے آیا اور تمام سڑک پر آدمی تھے۔اور ایسے انکسار کی حالت میں تھے کہ گویا سجدے کرتے تھے اور پھر ضلع کی کچہری کے اردگرد اس قدر لوگوں کا ہجوم تھا کہ حکام حیرت میں پڑ گئے۔گیارہ سو آدمیوں نے بیعت کی اور قریباً دو سو عورت بیعت کر کے اس سلسلے میں داخل ہوئی اور کرم دین کا مقدمہ جو میرے پر تھا خارج کیا گیا۔اور بہت سے لوگوں نے ارادت اور انکسار سے نذرانے دیئے اور تحفے پیش کئے''۔

فرماتے ہیں کہ: ''اور اس طرح ہم ہر ایک طرف سے برکتوں سے مالا مال ہو کر قادیان میں واپس آئے اور خدا تعالیٰ نے نہایت صفائی سے وہ پیشگوئی پوری کی''۔

(حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 263-264)

پھر فرماتے ہیں کہ: ''کرم دین جہلمی کے اس مقدمہ فوجداری کی نسبت پیشگوئی ہے جو اس نے جہلم میں مجھ پر دائر کیا تھا۔جس پیشگوئی کے یہ الفاظ خدا تعالیٰ کی طرف سے تھے (۔) اور دوسرے الہامات بھی تھے جن میں بریت کا وعدہ تھا۔چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس مقدمہ سے مجھ کو بری کر دیا''۔

(حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 224)

تو جہلم کے مقدمے کے بعد بلکہ اس کی کڑی ہے گورداسپور میں کرم دین صاحب نے ایک مقدمہ کیا۔اس بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''کرم دین نام ایک مولوی نے فوجداری مقدمہ گورداسپور میرے نام دائر کیا اور................ نے اس کی تائید میں آتمارام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی عدالت میں جا کر گواہیاں دیں۔اور ناخنوں تک زور لگایا۔اور ان کو بڑی امید ہوئی کہ اب کی دفعہ ضرور کامیاب ہوں گے۔اور ان کو جھوٹی خوشی پہنچانے کے لئے ایسا اتفاق ہوا کہ آتمارام نے اس مقدمہ میں اپنی نافہمی کی وجہ سے پوری غور نہ کی اور مجھ کو سزائے قید دینے کے لئے مستعد ہو گیا۔اُس وقت خدا نے میرے پر ظاہر کیا کہ وہ آتمارام کو اس کی اولاد کے ماتم میں مبتلا کرے گا۔ چنانچہ یہ کشف مَیں نے اپنی جماعت کو سنا دیا اور پھر ایسا ہوا کہ قریباً بیس پچیس (25-20) دن کے عرصہ میں دو بیٹے اس کے مر گئے۔اور آخر یہ اتفاق ہوا کہ آتمارام سزائے قید تو مجھ کو نہ دے سکا۔اگرچہ فیصلہ لکھنے میں اس نے قید کرنے کی بنیاد بھی باندھی مگر اخیر پر خدا نے اس کو اس حرکت سے روک دیا لیکن تاہم اس نے سات سو روپیہ جرمانہ کیا''۔اس کی الگ تفصیل ہے کہ عدالت میں کس طرح جرمانہ ہوا۔بہرحال فرماتے ہیں کہ'' پھر ڈویژنل جج کی عدالت سے عزت کے ساتھ مَیں بری کیا گیا اور کرم دین پر سزا قائم رہی اور میرا جرمانہ واپس ہوا۔مگر آتمارام کے دو بیٹے واپس نہ آئے۔

پس جس خوشی کے حاصل ہونے کی کرم دین کے مقدمہ میں ہمارے مخالف............ کو تمنا تھی وہ پوری نہ ہو سکی اور خدا تعالیٰ کی اس پیشگوئی کے مطابق جو میری کتاب مواہب الرحمٰن میں پہلے سے چھپ کر شائع ہو چکی تھی مَیں بری کیا گیا۔اور میرا جرمانہ واپس کیا گیا۔اور حاکم مجوز کو منسوخی حکم کے ساتھ یہ تنبیہ ہوئی کہ یہ حکم اس نے بے جا دیا''۔یعنی آتمارام کو تنبیہ بھی ہوئی۔''مگر کرم دین کو جیسا کہ مواہب الرحمٰن میں شائع کر چکا تھا سزا مل گئی اور عدالت کی رائے سے اُس کے کذّاب ہونے پر مہر لگ گئی''۔جو کہتا تھا مجھے کذّاب کہا ہے۔................ ''ہر ایک مرتبہ اور ہر ایک مقدمہ میں خدا تعالیٰ مجھے خبر دیتا رہا کہ میں تجھے بچاؤں گا۔چنانچہ وہ اپنے وعدہ کے موافق مجھے محفوظ رکھتا رہا۔یہ ہیں خدا کے اقتداری نشان کہ ایک طرف تمام دنیا ہمارے ہلاک کرنے کے لئے جمع ہے اور ایک طرف وہ قادر خدا ہے کہ ان کے ہر ایک حملہ سے مجھے بچاتا ہے''۔

(حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 124-125)

پھر پانچواں واقعہ جو آپ نے بتایا وہ لیکھرام کا واقعہ ہے۔اس کے متعلق پیشگوئی تھی اس کے مطابق وہ کیفر کردار تک پہنچا۔جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی انتہا کی ہوئی تھی۔آخر اللہ تعالیٰ کی پکڑ نے، اپنے پیارے نبی کی غیرت نے اس کو پکڑا اور اس کی تمام تفصیل حضرت مسیح موعود کو بتائی کہ مَیں اس کو پکڑوں گا اور کس طرح اس کا انجام ہوگا۔آپ نے اس بارے میں پیشگوئی فرمائی اور باوجود تمام تر حفاظتی تدابیر کے کوئی اس کو بچا نہ سکا۔یہ بھی ایک لمبی کہانی ہے۔بہرحال اس کے قتل کے بعد اس پیشگوئی کی بنا پر جو حضرت مسیح موعود نے اس کے انجام کی کی تھی حکومت کے کارندوں نے بھی کوششیں کیں اور لوگوں نے بڑا شور مچایا اور آپ پر الزام لگایا گیا۔لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق آپ کی ہر لحاظ سے یہاں بھی بریت فرمائی۔آپ کے گھر کی تلاشی بھی لی گئی لیکن پولیس کے ہاتھ کچھ نہ آیا۔اور اس قتل کے بعد تو آریوں کے جذبات بڑے سخت مشتعل ہو گئے تھے۔ہر طرف آگ لگ گئی تھی۔پولیس بڑی کوشش کر رہی تھی کہ مجرم کو پکڑے۔اس شخص کا جس نے قتل کیا تھا حلیہ بھی اشتہار میں دیا گیا لیکن ایک آدمی جو اس حلیہ کا پکڑا گیا تو لیکھرام کی بیوی نے کہا: نہیں، یہ وہ نہیں۔یہ کوئی کشمیری تھا۔ایک احمدی کو بھی پکڑا گیا۔بعد میں وہ بھی رہا کر دیئے گئے۔پکڑ دھکڑ کے علاوہ تلاشیاں بھی ہوئیں۔

اس ضمن میں حضرت مسیح موعود کے گھر کی بھی تلاشی ہوئی جیسا کہ مَیں نے کہا۔جب پولیس نے تلاشی لینی تھی تو افسروں کے آنے سے چند منٹ پیشتر آپ سراج منیر کی ایک کاپی پڑھ رہے تھے۔............... کہ اچانک سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور اور انسپکٹر میاں محمد بخش (جس نے پہلے بھی کئی کوششیں کی تھیں) اور کچھ ہیڈ کانسٹیبلز اور پولیس کی بھاری نفری نے آ کر حضرت مسیح موعود کے گھر کو گھیر لیا۔اس سے پہلے حضرت میر ناصر نواب صاحب نے پولیس کے آنے کی خبر کہیں سے سن لی تھی۔وہ سخت گھبرائے ہوئے تھے اور حضرت مسیح موعود کی خدمت میں جا کر بڑی پریشانی کے عالم میں عرض کی کہ پولیس گرفتاری کے لئے آ رہی ہے۔حضرت مسیح موعود مسکرائے اور فرمایا میر صاحب! دنیا دار لوگ خوشیوں میں سونے چاندی کے کنگن پہنا کرتے ہیں، ہم سمجھ لیں گے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں لوہے کے کنگن پہن لئے۔پھر ذرا تامّل کے بعد فرمایا مگر ایسا نہ ہوگا کیونکہ خدا تعالیٰ کی اپنی گورنمنٹ کے مصالح ہوتے ہیں، اپنے طریقے ہیں اللہ تعالیٰ کی گورنمنٹ کے۔اس وقت حضرت پیر منظور محمد صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے بتایا کہ حضرت اقدس پر

پولیس کی اطلاع کا ہلکا سا بھی اثر نہیں تھا۔اور بدستور اپنی کاپی پڑھتے جارہے تھے۔لیکن جب پولیس نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ نے کام بند کر دیا اور فوراً جا کر دروازہ کھول دیا۔ پھر وہ جو سپرنٹنڈنٹ پولیس تھے۔انہوں نے ٹوپی اتار کر کہا کہ مجھے حکم آ گیا ہے کہ مَیں قتل کے مقدمے میں آپ کے گھر کی تلاشی لوں۔تلاشی کا نام سن کر آپ کو اس قدر خوشی ہوئی جتنی اس ملزم کو ہوسکتی ہے جسے کہا جائے کہ تیرے گھر کی تلاشی نہیں ہوگی۔ چنانچہ حضور نے فرمایا کہ آپ اطمینان سے تلاشی لیں۔اور مَیں مدد دینے میں آپ کے ساتھ ہوں۔اس کے بعد آپ اسے دوسرے افسروں سمیت مکان میں لے گئے۔اور پہلے مردانہ اور پھر زنانہ مکان میں تمام بستے (بیگ) وغیرہ ان کو دکھائے۔ تو ایک بیگ جب کھولا تو اس میں وہ کاغذات برآمد ہوئے جو پنڈت لیکھرام نے نشان نمائی کے لئے اپنے قلم سے حضور کے نام لکھے تھے۔ بہرحال بڑی دیر تک تلاشی جاری رہی۔بعض تالے پرانے تھے، چابیاں گم گئی تھیں تو ٹرنک توڑ کر بھی تلاشی لی گئی لیکن ان کو کچھ نہیں ملا اور تلاشی کے دوران آپ کے چہرہ مبارک پر کسی قسم کی فکر وتشویش نہیں تھی۔قطعاً کوئی آثار ہی نہیں تھے۔ بلکہ آپ بڑے مطمئن اور خوش تھے۔حضور کے گھر کی تلاشی کے بعد جو مہمان خانہ تھا، آگے پریس تھا، حضرت خلیفہ اول کا گھر تھا اس کی بھی تلاشی لی گئی۔الماریاں وغیرہ دیکھی گئیں یہاں تک کہ پتھر کی سل جو گندم پیسنے کے لئے تھی وہ بھی کھول کھال کے دیکھی گئی۔تو بہرحال حضرت اماں جان اس تلاشی کا نقشہ یوں بیان کرتی ہیں کہ میں بیٹھی ہوئی تھی تو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے نیچے کی طرف اشارہ کر کے کہا (چھوٹے سے بچے تھے) پنجابی بولا کرتے تھے کہ ''اماں او پائی'' یعنی سپاہی کو پائی کہہ رہے تھے۔بہرحال ڈیوڑھی میں سے جب جھانک کے دیکھا تو سپاہی کھڑے تھے۔پھر کہتے ہیں کہ اتنی دیر میں (بیت الذکر) کا دروازہ کھٹکا اور پتہ لگا کہ سپاہی آئے ہیں۔حضرت مسیح موعود نے کہا ٹھہرو مَیں آتا ہوں۔پھر آپ نے بڑے اطمینان سے جو اپنا بیگ تھا وہ بند کیا اور (۔) کی طرف گئے وہاں (۔) میں جو انگریز کپتان تھا اس کے ساتھ دوسرے پولیس کے آدمی بھی تھے۔تو انہوں نے کہا گھر کی تلاشی لینے آئے ہیں۔حضرت مسیح موعود نے ساری تلاشی دلوائی۔اور حضرت اماں جان کہتی ہیں کہ اس تلاشی کے دوران میں ایک خط نکلا جس میں لیکھرام کے قتل پر کسی احمدی نے حضرت مسیح موعود کو مبارکباد لکھی تھی۔دشمنوں نے جھٹ کپتان صاحب کے سامنے وہ خط رکھ دیا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اس ایک خط کو کیا دیکھتے ہو اس طرح کے تو بہت سارے خط میرے پاس مبارکبادوں کے آئے ہیں۔اور لا کے ایک بڑا سا تھیلا سامنے رکھ دیا کہ یہ ہیں جو مبارکباد کے خط آئے ہوئے ہیں۔تو بہرحال کپتان صاحب نے کہا۔نہیں نہیں ہم کچھ نہیں دیکھتے۔ پھر نیچے کمرے میں، بیسمنٹ میں جانے لگے، اس کا دروازہ چھوٹا تھا۔اماں جان کہتی ہیں وہاں بچارے کپتان صاحب کا سر ٹکرا گیا اور بڑی سخت چوٹ لگی اور بیٹھ گئے تو آخر پر تلاشی لینے والوں کا ظاہراً یہ انجام ہوا۔بہرحال ان کو کچھ نہیں ملا اور ناکام و نامراد واپس چلے گئے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ جیسا کہ پہلے مَیں نے بتایا تھا کہ لیکھرام کے مارے جانے کے وقت میرے گھر کی تلاشی لی گئی۔اور دشمنوں نے ناخنوں تک زور لگا دیا تا میں قاتل قرار دیا جاؤں۔ مگر وہ تمام مقدمات میں نامراد رہے۔تو ہمیشہ کی طرح اس مقدمہ میں بھی اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا باقی مقدموں میں بھی دشمن ہمیشہ ناکام و نامراد ہی رہے۔اور اللہ تعالیٰ کے اس شیر پر کبھی کوئی ہاتھ نہ ڈال سکا۔ اس طرح اور سینکڑوں نشانات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تائید و نصرت میں دکھائے جو یقیناً ہمارے ایمان میں تازگی اور ترقی کا باعث بنتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اور ہر آن اپنے ایمان میں بڑھاتا چلا جائے۔اور احمدیت پر، حضرت مسیح موعود کی صداقت پر ہمارا یقین بڑھتا چلا جائے۔

☆☆☆

ریڈ کراس

دنیا کی فلاحی تنظیموں میں ریڈ کراس کا نام بہت اہم ہے۔تاہم یہ بات بہت کم لوگوں کے علم میں ہوگی کہ اس وقت اس تنظیم کے قیام کو 142 سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔

8/اگست 1864ء کو جنیوا میں اس تنظیم کے منشور پر دستخط ہوئے تھے۔

دنیا کی متعدد تنظیموں کی طرح یہ تنظیم بھی فقط ایک شخص کے خوابوں کی تعبیر تھی یہ شخص سوئٹزر لینڈ کا ژاں ہنری دوناں (Jean Henry Dunant) تھا جو 8 مئی 1828ء کو پیدا ہوا تھا۔ 24 جون 1859ء کو وہ اپنے کاروبار کے سلسلے میں لاوردی نامی شہر گیا ہوا تھا۔یہ شہر ان دنوں فرانس اور آسٹریا کے درمیان جنگ کا محور بنا ہوا تھا۔ ہر روز سینکڑوں افراد ہلاک اور ہزاروں افراد زخمی ہو رہے تھے اور کوئی انہیں ابتدائی طبی امداد دینے والا بھی نہیں تھا۔دوناں کے ذہن پر اس واقعے کے بڑے گہرے اثرات مرتب ہوئے اور وہ اپنا کام بھول کر، زخمیوں کی امداد میں مصروف ہوگیا۔یوں اس کی کوششوں سے متعدد زندگیاں بچ گئیں۔

جنگ کے خاتمے کے بعد دوناں نے ایک پمفلٹ تحریر کیا جس کا نام Un Souvenir De Solferino تھا۔اس پمفلٹ میں دوناں نے حالات جنگ کے متاثرین کے لئے ایک ایسی تنظیم بنانے کی تجویز پیش کی تھی جو ان کی امداد اور آبادکاری کے کاموں میں مدد کر سکے۔

دوناں کی تجویز کو زبردست پذیرائی ملی اور اس کی کوششوں سے 8/اگست 1864ء کو جنیوا میں 14 ممالک کا ایک کنونشن منعقد ہوا۔جس میں انٹرنیشنل ریڈ کراس کمیٹی کے قیام کی منظوری دی گئی اور سفید زمین پر ایک سرخ کراس کو جو سوئٹزر لینڈ کے پرچم کو الٹ کر بنایا گیا تھا ریڈ کراس کا پرچم بنالیا گیا۔

ریڈ کراس کی تنظیم تین حصوں پر مشتمل ہے، پہلی انٹرنیشنل کمیٹی آف دی ریڈ کراس، جس کا صدر مقام جنیوا سوئٹزر لینڈ میں ہے، دوسری لیگ آف دی ریڈ کراس سوسائٹیز اور تیسری نیشنل ریڈ کراس سوسائٹیز۔

حالت جنگ میں انٹرنیشنل ریڈ کراس کمیٹی متحارب ممالک اور ان کی نیشنل ریڈ کراس سوسائٹیز کے مابین غیر جانبدار رابطے کا کام انجام دیتی ہے اور جنگی قیدیوں کے معاملات کی دیکھ بھال کرتی ہے اور انہیں ڈاک اور اسی نوع کی دوسری سہولیات فراہم کرتی ہے۔ جنگ کے علاوہ قدرتی آفات میں بھی یہ تنظیم فعال کردار ادا کرتی ہے۔

قیام پاکستان کے بعد پاکستان میں بھی 20 دسمبر 1947ء کو ریڈ کراس سوسائٹی کا قیام عمل میں آیا۔ 21 جولائی 1948ء کو اس تنظیم کا الحاق انٹرنیشنل کمیٹی آف دی ریڈ کراس سے ہوا اور 13/اگست 1948ء کو اسے لیگ آف ریڈ کراس سوسائٹیز کی رکنیت ملی۔ فروری 1974ء میں اس تنظیم کا نام بدل کر پاکستان ہلال احمر سوسائٹی رکھ دیا گیا اور نام کی تبدیلی کے ساتھ ہی صلیب کے نشان کی جگہ سرخ ہلال نے لے لی۔

انٹرنیشنل کمیٹی آف ریڈ کراس کے بانی ژاں ہنری دوناں کا انتقال 30/اکتوبر 1910 کو سوئٹزر لینڈ کے شہر ہیڈن میں ہوا۔اسے دنیا کی متعدد تنظیموں نے انعامات اور اعزازات سے نوازا۔ 1901ء میں جب نوبیل انعامات کا آغاز ہوا۔تو دوناں نے ایک فرانسیسی شخص فریڈرک پیس (Frederic passy) کے اشتراک سے امن کا پہلا نوبل حاصل کیا۔ اس کے علاوہ انٹرنیشنل کمیٹی آف ریڈ کراس 1917ء 1944ء اور 1963ء میں تین مرتبہ امن کے نوبیل انعامات حاصل کر چکی ہے۔

ضرورت مخلص رضا کار

❁ مجلس نابینا ربوہ کو نابینا حضرات کیلئے سلسلہ کی کتب کی آڈیو کیسٹس تیار کرنے کیلئے مخلص رضا کاران کی ضرورت ہے۔اچھی اور واضح آواز رکھنے والے حضرات دفتر مجلس نابینا ربوہ خلافت لائبریری سے یا ان فون نمبرز پر رابطہ کریں۔

047-6211382-6212772-6215405

(صدر مجلس نابینا ربوہ)

ولادت

❁ مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب مدینہ ٹاؤن فیصل آباد ابن مکرم چوہدری فضل دین صاحب مرحوم آف 433/ج۔ب دھیرو کے تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میری بیٹی مکرمہ عطیۃ العلیم صاحبہ اہلیہ مکرم سید خورشید احمد صاحب آف گرین ٹاؤن کراچی کو مورخہ 20 فروری 2006ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام محمد حسان طاہر رکھا گیا ہے۔نومولود مکرم سید طاہر احمد صاحب ابن مکرم سید عبداللہ شاہ صاحب مرحوم آف گوجرہ کا پوتا ہے۔درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین اور درخشاں مستقبل والا بنائے۔

HAROON'S
Shop No.8 Block A
Super Market, Islamabad.
Ph: 2275734, 2829886, 2873874

ورائٹی واعتماد کا نام
سرمد جیولرز
4 عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ اچھرہ۔لاہور
طالب دعا: میاں محمد اسلم، میاں رضوان اسلم
فون: 7582408 موبائل: 0300-9463065

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 052-5594674
الطاف مارکیٹ۔بازار کاٹھیاں والا۔سیالکوٹ

ربوہ میں طلوع وغروب 8۔اگست

طلوع فجر	3:35
طلوع آفتاب	5:25
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:02

KOH-I-NOOR STEEL TRADERS
220 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled,Hot Rolled,
Galvanized Sheets & Coils
Tel:7630055-7650490-91 Fax:7630088
Email : mianamjadiqbal@hotmail.com
Talib-e-Dua,Mian Mubarik Ali

خون کا عطیہ دینے کیلئے بلڈ بینک
نور العین سے رابطہ کریں

سانحہ ارتحال

مکرم عطاء الرقیب منور صاحب مربی سلسلہ مرید کے تحریر کرتے ہیں کہ مکرم ماسٹر مشتاق احمد انور صاحب ابن مکرم چوہدری احمد علی صاحب مرید کے مختصر علالت کے بعد مورخہ 24 جولائی 2006ء کو 77 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ 26 جولائی کو مکرم حفیظ احمد شہزاد صاحب مربی ضلع شیخوپورہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد مربی صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم اعلیٰ خوبیوں کے مالک تھے خوش مزاج تھے مستعد جماعتی و تنظیمی خدمات بجالانے کی توفیق ملی 1952ء سے لے کر تادم وفات امام الصلوٰۃ کے فرائض بخوبی ادا کئے۔ آپ کو اردو اور عربی ادب سے خاص شغف تھا۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے مکرم منصور الٰہی صاحب آف لاہور، مکرم تنویر الٰہی صاحب آف سوئٹزر لینڈ اور مکرم توقیر الٰہی صاحب نگران حلقہ خدام الاحمدیہ مرید کے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
فی ڈبی 50 روپے
کورس 3 ڈبیاں
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 Fax:6213966

فون آفس: 047-6215857
جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
اقصیٰ چوک بیت الاقصیٰ
بالمقابل گیٹ نمبر 6 ربوہ
گجر پراپرٹی سنٹر
طالب دعا: شبیر احمد گجر
موبائل: 0301-7970410-0300-7710731

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ
گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب چوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
فون شوروم چوکی 047-6214510- 049-4423173

The Vision of Tomorrow
New Heaven Public School
Multan Tel 061-554399-779794

4½ فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
فریج - فریزر - واشنگ مشین
T.V - گیزر - ائرکنڈیشنر
سپلیٹ - ٹیپ ریکارڈر
موبائل فون دستیاب ہیں
عثمان الیکٹرونکس
7231680
7231681
7223204
1- لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
طالب دعا: انعام اللہ
Email:uepak@hotmail.com

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

Admissions Open
In United Kingdom, United States of America, Canada, Ireland & Greece for Fall/ Winter Intakes.
IELTS/TOEFL We also provide Classes for IELTS/ TOEFL Tests with. Hostel Facility
Education Concern®
Mr. Farrukh Luqman.Cell:0301-4411770
829-C Fasial Town. Lahore . Pakistan
Phone:+92-42-5177124/5162310Fax +92-42-5164619
URL:www.educoncern.tk
Email:edu_concern@cyber.net.pk

جلسہ سالانہ 2006ء
دھماکہ آفر
کی خوشی میں احمدی احباب کیلئے خوشخبری =/5000 میں
Neosat Digital ریسیور کے ساتھ مکمل ڈش لگوائیں
فخر الیکٹرونکس
The House of Quality Products.
سپیشل شادی پیکج
سپلٹ اے سی کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
-/49500 روپے بمعہ ہوم ڈیلیوری لاہور
طالب دعا: شیخ انوار الحق، شیخ ... احمد
اس کے علاوہ
فریج
ٹی وی
اے سی
واشنگ مشین
کوکنگ رینج
مائیکرو ویو اوون
روم کولر
وغیرہ
Fakhar Electronics 1 Link Mecleod Road Jodhamall Building Lahore
Tel 042-7223347-7239347-7354873 Mob:0300-4292348-0300-9403614

DASCO
BEST QUALITY PARTS
داؤد آٹوز
ڈیلر: ٹویوٹا، سوزوکی، شہزور ہنڈائی ڈاٹسن کے جینئین اینڈ لوکل پارٹس
13-KA آٹو سنٹر- بادامی باغ - لاہور
طالب دعا: داؤد احمد، محمد عباس، محمود احمد، ناصر احمد
فون شوروم: 042-7700448-7725205

22 قیراط لوکل، امپورٹڈ اور ڈائمنڈ زیورات کا مرکز
Mob: 0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
دلہن جیولرز
Dulhan Jewellers
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد

SUZUKI
Life in a New Age with
LIANA

Booking Open
Car financing & leasing available
Sunday Open, Friday Closed
MINI MOTORS 5873197 5712119
54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore. 5873384

DEFENCE CANTT GULBERG MODEL TOWN AIR AVENUE EDEN CITY STATE LIFE SUI GAS PARK VIEW
PAK WATAN
PAK WATAN (PVT.)LTD.
REAL STATE CONSULTANTS
SALE PURCHASE RENT
WWW.PAKWATAN.BIZ
042-574 6075, 042-8490090-93
0300-4017307 (M. IHSAN SHEIKH)

زری کے بہترین سوٹوں پر زبردست لوٹ سیل لگ گئی
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 047-6213158

CPL-29FD

پاکستان الیکٹرونکس
بمپر آفر شادی پیکج
RS:45000/-
L.G-Samsung Sony Projtection T.V 43" 44" 54"
سپیشل آفر: L.G پلازمہ T.V 42" کمپنی ریٹ سے کم قیمت پر
الیکٹرونکس اور گیس اپلائینسز کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
نئی خوبصورت پائیدار راوی موٹر سائیکل نقد اور آسان اقساط میں دستیاب ہیں۔
سپلیٹ ائیر کنڈیشنرز کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
042-5124127
042-5118557
Mob:0300-4256291
طالب دعا: مقصود ساجد (سابقہ ریجنل سیلز منیجر PEL)
ایڈریس 26/2/C1 نزد خوشیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86- علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز و شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net